موسیقی کے مضر اثرات

تحریر: ابو عمیر خلیل الرحمن سلفی شہیدؒ

موسیقی انسانی روح اور ایمان کیلئے "زہر ہلاہل" سے کم نہیں ہے۔ لیکن باعث صد افسوس امر کہ آج اکثریت اس "مرض" میں مبتلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گھروں' بازاروں اور محلوں میں موسیقی کا ہنگامہ زور شور سے ظہور پذیر ہے۔ جس کے سبب کئی بے چارے محلے دار اور پڑوسی "تنگ" رہتے ہیں اور انہیں اذیت ناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

راقم کے انتہائی مخلص دوست ابو عمیر خلیل الرحمان سلفی شہیدؒ جو کہ 16 مئی 96ء کو مقبوضہ کشمیر میں بڈگام کے مقام پر شہید ہوئے ہیں۔ ایک ہونہار طالب علم تھے۔ راقم کی ان سے دوستی 1991ء کو ہوئی تھی اس وقت وہ فسٹ ائر کے طالب علم تھے۔ انہیں موسیقی سے بڑا شغف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ منہ سے میوزک کی دھنیں اس صفائی سے نکالتے کہ آدمی حیران رہ جاتا۔

راقم نے جب ان کی توجہ کتاب و سنت کی روشنی میں میوزک کے مضر اثرات کی طرف دلائی تو انہوں نے صدق دل سے موسیقی سے اجتناب کیا اور ساتھ کتاب و سنت کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے کالج چھوڑ کر جامعہ سلفیہ میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد تو ان کی حالت یہ تھی کہ اگر بس میں سفر کر رہے ہیں۔ اور گانے بج رہے ہیں۔ تو فورا ڈرائیور کے پاس جاتے اور اسے احادیث مبارکہ سناتے اور موسیقی سننے کا گناہ بتاتے۔ اس کے علاوہ دوست احباب کو بھی موسیقی سننے سے اکثر منع کرتے رہتے۔

افسوس ..... کہ ہم اس مخلص دوست کی رفاقت سے بہت جلد محروم ہوگئے۔ جو ہمیں اسلامی احکام و تعلیمات پر کار بند رہنے کی ازحد تلقین اور تاکید کیا کرتا تھا۔ مندرجہ تحریر شہید نے راقم کی تحریک پر ہی آج سے پانچ سال قبل

لکھی تھی۔ شہید ابھی زندگی کی بائیس بہاریں ہی دیکھ پائے تھے کہ جام شہادت سے مشرف ہو گئے مندرجہ تحریر پڑھنے والوں سے شہید کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے اور ہم بھی دعاگو ہیں کہ

خدا رحمت کنند ایں عاشقان پاک طینت را۔

فقط۔ محمد رمضان جانباز سلفی فیصل آباد۔

بعض ناقص العقل کہتے ہیں کہ راگ یعنی موسیقی (گانا بجانا) سے الجھی ہوئی طبیعت کو سکون ملتا ہے اور دل کے غم دور ہو جاتے ہیں۔ آج کا مسلمان بھی یہ سمجھتا ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے حیات قلب اور راحت عاشقین ہے۔

اگر ہم اس دھوکے میں پڑے رہے تو یقین کیجئے ہم بہت بڑی گمراہی میں ہیں۔

کاش! آنکھوں والے آنکھیں کھولیں اور سننے والے سنیں۔ صاحب دل دلوں کے غلاف اتار کر اور بصیرت سے کفل کھول کر کام لیں۔ کہ جسے ہم روح کی غذا' حیات قلب اور راحت عاشقین کہتے ہیں اس کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کی تاریخ کیا ہے۔ اس کی پسند کس کی پسند ہے اور اسے کس نے ایجاد کیا۔ لہٰذا اس کے بارے میں ایک مختصر سا جائزہ ملاحظہ فرمائیں۔

موسیقی کی تعریف

اہل فن نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ کسی راگ کو مخصوص قواعد کے تحت گانے کو موسیقی کہا جاتا ہے۔

موسیقی کی تاریخ

موسیقی پر بحث کرتے ہوئے امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے نفیس ترکیب سے حکیم فیثا غورث نے مدون کیا۔ (ذیل التذکرہ الفاکی ص۲۴)

حسن صوت کافن ابتداء میں ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہوتا تھا۔ کوئی انسان قلبی سکون کے موقع پر یا کسی خوشگوار واقعہ پر فرحت محسوس کرتے ہوئے اپنے جذبات و احساسات کو حسن صوت میں استعمال کرکے اطمینان حاصل کر لیتا ہوگا۔ اور جب تک حسن صوت کا استعمال جذبات و احساسات تک محدود یا کسی نبی کی شریعت میں اسے حرام قرار نہیں دیا گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور خوانی یا ہجرت کے وقت مدینہ کی بچیوں کا

"طلع البدر علینا"

حسن صوت سے ادا کرنے تک موسیقی فطری انداز میں رہی۔ مگر آگے چل کر راگ کے وضع کردہ قوانین کے تحت جب آلات طرب کی دھنوں کو ملایا گیا اور حسن صوت کے اس فطری انداز کو مسخ کرکے اسے "ہوائے نفس" کیلئے استعمال کیا جانے لگا تو دو آتشہ کے خفیہ ضرر کے تحت شریعت نے اسے حرام قرار دے دیا۔ مثال کے طور پر انگور ایک لذیذ اور مزے دار فرحت بخش ثمر ہے۔ اسے آب تازہ اور تر صورت یا خشک کرکے استعمال کیجئے۔ یہ بہت مفید ہے۔ لیکن اگر اسی پھل کو اسی شکل میں تبدیل کریں کہ یہ نشہ آور مشروب بن جائے تو ایسی شکل میں تبدیل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح حسن صوت کوئی تیسری چیز نہ تھی۔ لیکن جب اسے صوت فاسدہ جیسے موسیقی اور آلات طرب میں تبدیل کر دیا گیا۔ تو یہ شرعاً بھی اور عقلاً بھی صرف مضر ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے بھی رجز خوانی اور حدی خوانی تھی۔ لیکن آپؐ کی تشریف آوری کے بعد ان کی جگہ قرآن خوانی نے لے لی۔ میدان جنگ میں آیات جہاد کی تلاوت ہو رہی ہے اور سفر میں حدی خوانی کی بجائے قاری قرآن پڑھ رہا ہے۔

راگ کے برے اثرات

اللہ تعالیٰ محقق ابن جوزیؒ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے کہ جنہوں نے موسیقی کے بداثرات کی نشان دہی فرمائی لہٰذا وہ فرماتے ہیں کہ ... راگ سننے

والے کا دل عظمت خداوندی میں تدبر کرنے سے بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ راگ سننے سے لذت شہوانیہ بھڑک اٹھتی ہے۔ جس میں سب سے بڑی شہوت عورت سے "اتصال" ہے۔ جتنی مرتبہ راگ سنتا ہے اتنی مرتبہ اس کے دل میں ایک نئی امنگ ابھرتی ہے کہ کاش کوئی حسین عورت ملے۔ ایسے تقاضے حلال کی صورت میں تو مفقود ہیں کہ ہر بار ایک نئی عورت ملتی رہے۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر زنا کے دروازے کھول دیتا ہے اور لذت شہوانیہ کے تحت اپنی دنیا اور عاقبت دونوں برباد کرلیتا ہے۔ راگ عقل پر بھی حملہ کرتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ جب کوئی راگ سنتا ہے تو اس کی طبیعت پر عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور باوجود عقل و ہوش کے اس سے ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔ جیسے سر ہلانا' ہاتھ سے تالی بجانا' پاؤں کو حرکت دینا یا سامنے پڑی ہوئی چیزوں پر دھن میں ہاتھ مارنا۔ سینے پر ہاتھ رکھنا' ٹھنڈی سانس لینا اعضائے رئیسہ میں ارتعاش پیدا کرنا' کسی کے تصور میں ڈوب جانا اور یاداشت کھو جانا شامل ہے۔ معلوم ہوا کہ جس طرح شراب عقل کو مغلوب کرلیتی ہے اسی طرح راگ عقل پر پورا اثر رکھتا ہے۔ اس پر یہ قول شاہد ہے کہ راگ زنا کا منتر ہے۔ (ملخص تلبیس ابلیس ص ۲۹۱ تا ۳۰۰)

امام ابن قیم جوزی ؒ کا فرمان

عورت اور مرد کے جذبات جنسیہ پر راگ ایسا اثر کرتا ہے۔ جیسے آگ پر تیل ڈال دیا جاتا ہے۔ (اغاثۃ اللھفان ص ۱۳۲)

ابن ولید کی اپنی قوم کو نصیحت

اے بنی امیہ تم غنا سے دور رہو کیونکہ غنا شہوت کو بڑھاتا ہے اور آدمیت کی بنیاد ڈھاتا ہے۔ شراب کا قائم مقام ہے اور نشہ کا عمل کرتا ہے اور اچھا اگر تم ضرور ایسا کرو تو عورتوں کو اس سے دور رکھو کیونکہ غنا حرام کاری کی طرف بلاتا ہے۔ (تلبیس ابلیس اردو ص ۳۰۴)

ابو جعفر طبری ؒ کا فرمان

جس نے سب سے پہلے بجنے والے آلات ایجاد کئے اس کا نام ثوبال تھا۔ یہ بے دین قابیل کی نسل سے تھا۔ اور جس نے بانسری' طبل اور عود ایجاد کئے اس کا نام مطائیل بن قینان تھا۔ یہ بھی ثوبال کا ہم عصر تھا۔ گویا مردود قابیل کی نسل نے اس فن کو اپنایا۔ (تلبیس ابلیس ص۲۹۱)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی ؒ لکھتے ہیں

کہ عربی راگ میں سب سے بڑھ کر گانے والے کا نام طویس تھا۔ یہ طویس ایسا منحوس تھا کہ یہ اس دن پیدا ہوا جس دن حضور اکرم ﷺ کا انتقال ہوا۔ اور اس کا دودھ اس دن چھٹتا ہے جس دن خلیفہ اول کا انتقال ہوا اور بالغ اس دن ہوتا ہے جس دن خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اس کے ہاں لڑکا اس دن پیدا ہوا جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ص۴۹۸)

گانے بجانے والوں پر شیطانی تصرفات کا ذکر احادیث کی روشنی میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میرے پاس ایک گانے والی عورت آئی۔ اس نے ایک گانا سنایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب یہ عورت گا رہی تھی تو شیطان اس کے دونوں نتھنوں میں پھونک مار رہا تھا۔ (رواہ احمد کف الرعاع ص۱۵)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی راگ کے ساتھ گانا گاتا ہے تو اس پر دو شیطان مسلط ہوجاتے ہیں جو اپنے پاؤں کے ساتھ اس کے سینے پر ناچتے ہیں۔ (طبرانی' طریقہ محمدی ص ۱۳۹)

حضور اکرم ﷺ نے ایک اور موقع پر دو احمق اور بیہودہ آوازوں سے منع فرمایا۔ ایک وہ آواز جو گانے بجانے والی اور ایک وہ آواز جو بین کرتے

وقت سینہ اور منہ پیٹتے وقت پیدا ہوتی ہے۔ (ترمذی ۔ اغاثۃ اللھفان ص ۱۴۷)

ایک اور فرمان نبوی ہے کہ گانا گانے والے پر اور جس کے لئے گایا جائے دونوں پر لعنت۔ (بیہقی ' فتاوی عزیزیہ جلد اول ص ۶۶)

حضرت قتادہ ؒ کا فرمان

جب شیطان ملعون ہو کر آسمان سے نیچے اتر آیا تو کہنے لگا کہ اے خدا تو نے مجھے ملعون تو بنا دیا اب بتا دنیا میں میرا علم کون سا ہوگا۔ اللہ تعالی نے فرمایا تیرا علم جادو ہوگا۔ پھر کہنے لگا میری پسندیدہ آواز کون ہوگی۔ ارشاد ہوا گانا بجانا پھر پوچھنے لگا کہ میرا پسندیدہ مشروب کون سا ہوگا۔ ارشاد ہوا نشہ آور چیز تیرا مشروب ہے۔ (مدخل الشرح ص ۱۹۴)

قربان جاؤں اس نبی کریم کی ذات اقدس پر جس نے زندگی کے ہر گوشہ میں حقیقتوں کو ایسی باریکیوں سے بیان کیا کہ ان حقیقتوں کا ایک معمولی گوشہ بھی دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا فلسفی ' محقق ' مدبر اور حکیم بیان کرنا تو درکنار سمجھ بھی نہ سکا۔

آخر میں ایک غیر مسلم فلاسفر مسٹرگھوش جس کے مذہب میں راگ عبادت کا جز ہے کی بات لکھتے ہیں کہ ..... فن شاعری و موسیقی کو روحانیت سے منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی ان فنون سے قلبی طمانیت کا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا تعلق روحانیت و طمانیت سے اسقدر ہے جس قدر کہ فلسفہ یا سائنس کا۔ (فنون لطیفہ اور روحانیت ص ۴۱)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں اس ایمان سوز بدعت سے محفوظ فرمائے۔

بقول شاعر۔

ہاتھ آیا نہ ان کو کچھ رسوائی کے سوا
جن کا محور موسیقی و بے خانہ رہا